حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

حرمین شریفین کو کھلا شہر قرار دینے

اور اجماعی مسائل کو اختلافی بنانے کی عالمی سازشیں

روزنامہ جنگ لندن کی ۲۲ / اپریل کی ایک خبر کے مطابق۔

پاکستان کی قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے متعدد ارکان نے وزیر اعظم کے ہمراہ ایک غیر ملکی خاتون مس ماریہ ایلی کے سعودی عرب اور عمرہ کی ادائیگی پر شدید اعتراض کیا ہے۔

اس خبر سے مسلمان برطانیہ کو معلوم ہوا کہ پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر صاحبہ کے ہمراہ سعودی عرب کے دورہ کے موقع پر ایک عیسائی خاتون مس ماریہ ایلی (جو خیر سے ایک اسلامی ملک کی وزیر اعظم کی پرسنل سیکرٹری کا منصب بھی رکھتی ہیں) بھی سرکاری وفد میں شریک تھیں اور اسی وفد کے ہمراہ مس ماریہ نے عمرہ بھی کیا۔ لیکن اس خبر سے یہ واضح نہ ہو سکا کہ مس ماریہ نے کس مذہب کے مطابق عمرہ ادا کیا عیسائی طریقہ کے مطابق یا اس طریقے پر عمرہ کیا جو اسے بے نظیر صاحبہ بتلاتی رہی۔ طواف اور صفا مروہ کی سعی کے دوران کیا پڑھتی رہی۔ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز میں قرآن کی آیتیں پڑھیں یا بائبل کی۔ کاش کہ اپوزیشن اس کی بھی وضاحت کرتے۔ یا حکومتی ارکان ہی اس پر کچھ روشنی ڈالیں تو بہت خوب ہو۔

مس ماریہ کے سعودی عرب جانے اور سرکاری وفد میں شامل کرنے کا حکم کس نے دیا تھا اور اس کے پیچھے کیا سازش تھی اس کا بھی تادم تحریر علم نہ ہو سکا۔ لیکن ایک اسلامی ملک کے ایک وفد میں (جو سعودی عرب کے دورے پر تھا) ایک عیسائی خاتون کو شریک کرنے اور سعودی عرب کے اعلیٰ حکام سے گفتگو کے دوران اسے بھی شریک محفل بنانے سے پاکستان کے داخلی اور خارجی معاملات پر کتنا گہرا اثر پڑ سکتا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

مس ماریہ نے عمرہ کا شرف حاصل کرنے اور حدود حرم میں بے خوف و خطر جانے کی خواہش خود کی تھی یا بے نظیر صاحبہ نے اسے اس پر تیار کیا تھا اس کا بھی پتہ نہ چل سکا اور نہ ہی اس کی تفصیل سامنے آئی کہ ایک عیسائی خاتون سعودی حکام کی اجازت سے حدود حرم میں داخل ہوئی تھی؟ یا سعودی حکام کو فریب دے کر مس ماریہ کو حدود حرم میں داخل کیا گیا تھا۔ ہم پاکستانی اور سعودی حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کی وضاحت کی جائے کہ یہ سب کچھ قانونی اجازت کے ساتھ تھا یا غیر قانونی حرکت تھی۔ اس وضاحت کے بعد ہی اس پر تبصرہ

کیا جائے گا۔

ایک عیسائی خاتون مس ماریہ کا حدود حرم میں اس طرح بے خوف و خطر گزر جانا پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک حادثہ سے کم نہیں۔ اور اس وقت ہر شخص یہ پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ ایک اسلامی ملک کی وزیر اعظم کو کس نے یہ حق دیا ہے کہ وہ ایک غیر مسلم خاتون کو حدود حرم میں داخل کرے۔ اور مکہ مکرمہ کی سرحد پر لگے بڑے بڑے بورڈ "مکۃ المکرمہ للمسلمین فقط" کی کھلے عام دھجیاں بکھیر دے۔ اگر سعودی حکام اس سے باخبر تھے تو یہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہوگا کہ انہوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے ساتھ ساتھ ملکی قانون اور اپنے ہی لگائے ہوئے بڑے بڑے بورڈ کا ذرہ بھر خیال نہیں رکھا۔ اور جس کے کاتے ہوئے سوت کو شام کے وقت تار تار کر دیا۔ فالی اللہ المشتکی۔

ابھی مس ماریہ کے حدود حرم میں داخل ہونے اور خانہ کعبہ کے قریب پہونچنے پر لوگ تبصرہ کر رہے تھے کہ وفاقی شرعی عدالت کے ایک فقہی مشیر ڈاکٹر محمد اسلم خاکی کا ایک اور دلآزار بیان شائع ہوا کہ۔

حج اور عمرہ کی ادائیگی صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے بلکہ حضرت ابراہیم اور ان کے بعد کی تمام امتوں کے لیے ہے اس لیے کوئی بھی اہل کتاب خانہ کعبہ میں عمرہ یا حج ادا کر سکتا ہے۔ قرآن کی رو سے اللہ کے گھر کی طرف سفر صرف مسلمانوں پر ہی نہیں بلکہ تمام صاحب استطاعت لوگوں پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پابندی کو تمام غیر مسلموں اور خاص طور پر پُرامن اور غیر مشرکانہ طور پر حج یا عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں پر ہرگز لاگو نہیں کیا جا سکتا پس کوئی بھی شخص یا اہل کتاب امن اور عدم شرک کی شرط پر حرم میں داخل ہو سکتا ہے۔ (روزنامہ جنگ ۲۴ اپریل ۱۹۹۴ء)

پھر جنگ لندن کی ۴ مئی کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ۔

وفاقی شرعی عدالت کے فقہی مشیر اور اسلامی قانون کے استاد ڈاکٹر اسلم خاکی نے ایک دفعہ پھر کہا ہے کہ میں اپنی اس رائے پر اب بھی قائم ہوں کہ اہل کتاب امن اور عدم شرک کی شرط پر حدود حرم میں داخل ہو سکتے ہیں اور غیر مشرکانہ انداز میں حج وغیرہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

یعنی امریکہ کے صدر بل کلنٹن۔ برطانیہ کے جان میجر۔ فرانس کے صدر متراں۔ جرمنی کے چانسلر کوہل اور ان سب کے استاد پوپ جان پال اگر اپنی پوری فوج کے ساتھ حج اور عمرہ کے نام پر خانہ کعبہ کے گرد گھیرا ڈال دے اور کئی کئی مہینوں تک وہاں سے اٹھنے کا نام نہ لے تو خاکی صاحب کی مسرت کی تو کوئی انتہا نہ ہوگی کہ اس دروازے سے ماشاء اللہ کئی نورانی چہرے (؟) داخل ہو رہے ہیں۔ اور ان سب کا ثواب بھی خاکی صاحب کے ہی نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

بعض درباری حامیوں کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ جب حزب اختلاف کے ایک لیڈر اپنے کاروبار میں ایک ہندو کو نگراں درازداں بنا سکتا ہے تو حزب اقتدار کی لیڈر ایک غیر مسلم عیسائی خاتون کو اپنا رازداں کیوں نہیں بنا سکتی اور اسے اپنے ہمراہ سعودی عرب اور مکہ مکرمہ کیوں نہیں لے جا سکتی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

ہم اس وقت اس تفصیل میں نہیں جاتے کہ پوپ جان پال بل کلنٹن ۔ جان میجر ۔ اور مس ماریہ مشرک و منکر ہیں یا نہیں؟ اور نہ ہی اس بحث میں جاتے ہیں کہ اہل کتاب کو حدود حرم میں جانے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ سوال صرف یہ ہے کہ ایک اجماعی مسئلہ کو خواہ مخواہ اختلافی بنانا اور اس پر اصرار کرنا دین واسلام کی کونسی خدمت ہے؟ اور ان غلط کاروں کی غلط کاری کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی غلط روی کو اسلام کا لباس پہنانے کی کوشش کرنا آخر کس بات کی غمازی کرتا ہے ۔

ڈاکٹر اسلم خاکی کا یہ کہنا بھی ایک مذاق سے کم نہیں کہ ۔

اب تک ان کی اس رائے کو اسلامی نظریاتی کونسل اسلامی یونیورسٹی یا کسی معتبر ادارے کے کسی عالم نے چیلنج نہیں کیا، چند مولویوں کی طرف سے اس رائے کو چیلنج کرنا اور قرآنی آیت کو اس کے سیاق وسباق سے ہٹا کر جواز بنانا جہالت کی دلیل ہے ۔ (۲۴ مئی ۱۹۹۴ء)

خاکی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی رائے کو تو متعدد اسلامی اکابر مسترد کر چکے ہیں ۔ اور ان کے اس بیان کو چیلنج بھی کر چکے ہیں ۔ لیکن حدود حرم کے باہر بڑے بڑے دو بورڈ عرصہ دراز سے لگے ہوتے ہیں کہ مکۃ المکرمہ للمسلمین فقط ۔ اور دوسرا بورڈ "غیر المسلمین" کا جس میں یہ واضح کر دیا گیا کہ اس حد سے آگے گزرنا غیر مسلموں کے لیے شرعاً "وقانوناً" ممنوع ہے ۔ دنیا کی کسی اسلامی نظریاتی کونسل یا اسلامی یونیورسٹی ۔ یا مذاہب اربعہ کے مستند مدارس وجامعہ یا ان کے کسی عالم نے چیلنج نہیں کیا ۔ اور سعودی عرب سے یہ نہیں کہا کہ تم نے جو یہ جو دو بورڈ لگائے ہوئے ہیں یہ جہالت کی دلیل ہے ۔ نہ کسی نے ان علماء کو یہ کہا کہ تم نے قرآن کی آیت کو اس کے سیاق وسباق سے ہٹایا ۔ خاکی صاحب کے بیان کو تو بر سر عام چیلنج کیا گیا جب کہ ان بورڈوں کو آج تک کسی نے قابل اعتراض نہیں کہا ۔

البتہ اعدائے اسلام کی یہ کوشش وسازش رہی ہے کہ حرمین شریفین کو بھی کھلا شہر قرار دے دیا جائے تاکہ اسلام کے ان دو مقدس ومحترم مقامات بھی ان بدبختوں کی سازشوں کا نشانہ بنتے رہیں ۔ برطانیہ سے شائع ہونے والا عیسائیوں کا مشہور رسالہ NEW LiFE نے اپنے ۱۹۹ ویں شمارے میں جہاں اس عنوان پر مفصل مضمون لکھا کہ کون کون سے اسلامی ممالک میں عیسائیوں اور ان کی عبادت گاہوں پر ظلم کیے جا رہے ہیں ۔ (جن میں سعودی عرب ۔ کویت ۔ پاکستان ۔ سوڈان ۔ کا بطور خاص نام لیا گیا ہے) وہیں حدود حرم کے باہر لگے

بڑے بڑے بورڈ کی تصاویر بھی شائع کیں ہیں۔ اور یہاں تک کہا گیا کہ سعودی عرب میں غیر مسلموں کو بھی اسی طرح پوری آزادی دی جائے۔ جیسے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ یہ مطالبہ برطانیہ کی کرسچین انسانی حقوق کی تنظیم کی طرف سے کیا گیا۔

SAUDI AUTHORITITIES TO PROVIDE THE SAME-

PREEDOMS FOR NON MUSLIM IN THEIR EOUNTRY

AS MUSLIM ARE AFFORDED IN OURS.

اسی مضمون کے ساتھ حدود حرم کے باہر لگے بورڈ کی تصویر بھی جلی انداز میں شائع کی گئی جس میں یہ بتلانا مقصود تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ صرف مسلمانوں ہی کے لیے کیوں ہے۔ یہاں صرف انہیں ہی جانے کی اجازت کس لیے؟ غیر مسلموں یعنی اہل کتاب وہاں کیوں نہیں جا سکتے جب کہ وہ بھی حضرت ابراہیم کو مانتے ہیں۔ سو جس طرح ایک غیر مسلم ملک میں مسلمان پر کوئی پابندی نہیں جہاں وہ جانا چاہے آجا سکتا ہے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر سے بھی یہ پابندی (اہل کتاب سے) اٹھائی جائے۔

ہم نہیں جانتے کہ اسلم خاکی صاحب کا بیان ان لوگوں کی حمایت میں شائع ہوا ہے یا ان لوگوں کا مطالبہ خاکی صاحب کے بیان کی مزید تائید کے لیے کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت حرمین شریفین کو کھلا شہر قرار دینے اور غیر مسلموں (اہل کتاب)۔ کو وہاں پوری آزادی کے ساتھ جانے کی سازش ہو رہی ہے۔ (اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے آمین)

حضرات علماء عظام بالخصوص اکابرین ملت سے درخواست ہے کہ اس قسم کے درباری ملاؤں اور نام نہاد اسلامی قانون کے ماہروں کا محاسبہ کیجئے۔ اسی قسم کے لوگ اسلام کے اجماعی مسائل کو اختلافی بنانے اور لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوششوں میں لگے ہوتے ہیں۔ اور اپنے حکمرانوں کو خوش کرنے کے لیے اسلام کے متفق علیہ مسائل پر بھی ضرب لگانی پڑ جائے تو انہیں دریغ نہیں ہوتا۔

تاویل کا وہ رنگ چڑھا دیتے ہیں
صورت ہی حقائق کی مٹا دیتے ہیں

ہوتے ہیں بہت شارح دیں ایسے بھی
ایمان کو الحاد بنا دیتے ہیں۔